بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ مینیجر البدر کے نام ہونی چاہئے اور البدر کے متعلق اس کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرت اقدس ع کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ ہی سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپ کو اخباروں سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپ کو کوئی علم خریداروں ان کی قیمتوں کے وصول پانے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو تو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں جو کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف - ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرت اقدس ع سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ کل خریدار ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر البدر سے کریں اور کسی معاملہ میں حضرت اقدس ع کی طرف نہ لکھا جایا کرے۔

رسید زر

تا ۲۶ مارچ

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ؎ سے زیادہ ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے۔

فرمان علی صاحب ؎ — سیٹھ عبد الرحمان صاحب
فیروز علی سٹیشن ماسٹر ؎ — پانڈی چری ...... ؎
محمد اسیر صاحب صابری چشتی ؎ — ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی ؎
محمد دین صاحب سیالکوٹ ؎ — ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب
یعقوب خان مونہ ؎ — پٹیالہ .... ؎
شفیق الدین صاحب ضلع کٹک ؎ — منشی نواب دین صاحب ؎
کرامت اللہ صاحب دوالمیال ؎ — ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی ؎
محمد اکبر صاحب جاگل دار ملود ؎ — منشی عبد الغنی صاحب ؎
غلام محی الدین صاحب ؎ — خانصاحب عجب خان ؎
محمد دین صاحب راولپنڈی ؎ — حافظ احمد اللہ صاحب عمر

عبد الرحیم صاحب ترہنی عمر — عبد الرحیم صاحب راولپنڈی ؎
ماسٹر قادر بخش صاحب لودیانہ ؎ — چودہری محمد سرفراز صاحب بدوملی ؎
محمد حیات صاحب از سکھر ؎ — سکندر شاہ صاحب بیگووال ؎
حکیم غلام محمد صاحب از افریقہ ہے — محمد دین صاحب از ننوکے ؎
ایس - ایم یوسف انبالہ ؎ — نظام الدین صاحب لیری والہ ؎
محمد سعید صاحب سیالکوٹ ؎

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادۃ کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں پہلے پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جونسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

نور دین

نامی جو کتاب ترک اسلام کے جواب میں حضرۃ امام الزمان کے ایما سے حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے الحمد للہ کہ وہ اسم بامسمی ثابت ہوئی ہے اکثر لوگوں کے خطوط جنہوں نے اسکو مطالعہ کیا ہے حضرۃ حکیم صاحب کی خدمت میں آرہے ہیں جنہیں ہم دونین نمونہ بھی دیکھے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ بہت سی روحیں جو کہ اس فتنہ اور دجل سے ہلاکت کے گڑھے تک پہنچ چکی تھیں اور قریب تھا کہ اس میں گر کر اپنے آپکو تباہ اور ہلاک کر دیں محض اسم بامسمی **نور دین** کے مطالعہ سے بچ گئیں بلکہ بعض مولوی جو کہ آریہ مذہب کے لئے بالکل آمادہ تھے رجوع بہ اسلام ہوئے اور بعض اہل اسلام پر صرف اسم بامسمی **نور دین** کے ذریعہ سے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا انکشاف ہوا ہے اور وہ بڑے شوق اور جوش سے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کر کے آپکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر لیتے ہیں خدا تعالیٰ مصنف کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی اپنے پاک مذہب کی خدمت کی ایسی ہی توفیق عطا فرماوے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ نقدی و پوشاک۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں پر کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشک یعنی چاول کھانا ہوگا۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و میاں محمد خان از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

توسیع اشاعت

(۱) محمد علی خان صاحب احمدی راولپنڈی سے ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں اور آئندہ امداد کا وعدہ فرماتے ہیں۔

(۲) محمد نواب خان صاحب ثاقب صاحب احمدی مالیر کوٹلہ کی لطف و عنایات کا بھی کارخانہ مشکور ہے جب سے آپ ایک عرصہ قادیان میں قیام فرما کر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں آپکی حسن سعی سے اب تک کافی تعداد خریداروں کی وصول ہو چکی ہے۔

(۳) ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ یوگنڈا ریلوے سے چھ آنے کے سے ر روپے سالانہ پر البدر کو خریدتے ہیں۔

(۴) سید محمد معراج الدین صاحب ہیڈ کلارک اپنی ہم مکتبی کے پرانے تعلقات کو مدنظر رکھکر اور خاکسار ایڈیٹر کو ایک دینی خدمت میں مصروف پاکر خاص ایڈیٹر کی امداد ؏ فرمائی ہے جزاک اللہ

(۵) منشی حبیب اللہ صاحب میانیر سے توسیع اشاعت البدر میں دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو - آج میں بھی ایک خریدار آپکو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح کوشش کرتا رہوں گا۔

اگرچہ ہمارے بیرونجات کے احباب کو قادیانی اخبارات کی نسبت بہت سی شکایتیں بھی رہتی ہیں مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو احباب قادیان آکر اور بنظر تحقیق کارخانہ کی کمزوری کے اصل وجوہات دریافت کرنے کے لئے دفتر البدر میں تشریف لے آتے ہیں تو ان کو بجائے شکایت کے ایک خاص ہمدردی البدر سے ہو جاتی ہے۔

ضروری نوٹس

۲۶ مارچ تک ہم نے کل احباب کی رسید زر درج اخبار کر دی ہے کہ اگر کسی صاحب کا چندہ سہواً درج اخبار نہیں ہوا حالانکہ اس نے ادا کر دیا ہوا ہے تو جس مہینہ میں چندہ ارسال کیا ہے وہ

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت

ہے اور ہونا چاہیئے پر لطیف بحث

براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱

اس میں شک نہیں کہ بلا دغدغہ انسان کا ایسا نیک خاتمہ ہو جانا جس پر بالیقین نجات کی امید ہو اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو صانع حقیقی کے وجود اور اسکی قادرمطلق ہونے کی نسبت اور اس کے وعدہ جزا سزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہو جاوے اور یہ امر صرف ملاحظہ مخلوقات سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس مرتبہ یقین تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی الہامی کتاب کی ضرورت ہے جس کی مثل بنانا انسانی طاقتوں سے باہر ہو اب اس تقریر کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے دو باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے اوّل یہ کہ یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیوں وابستہ ہے دوّم یہ کہ وہ یقین کامل صرف ملاحظہ مخلوقات سے کیوں حاصل نہیں ہوسکتا سو پہلے یہ سمجھنا چاہیئے کہ یقین کامل اُس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جس میں کوئی احتمال کا شک باقی نہ رہے اور امر مقصود التحقیق کی نسبت پوری پوری تسلی اور تشفی دل کو حاصل ہو جاوے اور ہر ایک اعتقاد جو اس حد سے متنزل اور فروتر ہو وہ مرتبہ یقین کامل پر نہیں ہے کہ مدار نجات کا اسبات پر ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش و عشرت اور اس کے مال و متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے لیکن انسان پر یہ بلاوارد ہے کہ وہ برخلاف اس طریقہ کے جس پر اس کی نجات موقوف ہے ایسی چیزوں سے دل لگا رہا ہے جن سے دل لگانا خدا سے دل ہٹانے کو مستلزم ہے اور دل بھی ایسا لگایا ہوا ہے کہ یقینی طور پر سمجھ رہا ہے کہ تمام راحت اور آرام میرا انہیں تعلقات میں ہے اور نہ صرف سمجھ رہا ہے بلکہ وہ لذات بہ یقین کامل اس کے لئے مشہود اور محسوس ہیں جن کے وجود میں اس کو ایک ذرا سا شک نہیں پس ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو خدا ئے تعالےٰ کے وجود اور اس کی لذت وصال اور اس کی جزا و سزا اور اس کی آلا و نعماء کی نسبت ایسا ہی یقین کامل نہ ہو جیسا اس کو اپنے گھر کی دولت پر اور اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپیوں پر اور اپنے دلارام دوستوں پر حاصل ہے تب تک خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع لانا محال ہے کیونکہ کمزور خیال زبردست خیال پر غالب نہیں آسکتا اور بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جب ایسا آدمی جسکا یقین نسبت امور آخرت کے دنیا پر زیادہ ہے اس مسافر خانہ سے کوچ کرنے لگے اور وہ نازک وقت جو جان کندن کہتے ہیں۔ یکایک اس کے سر پر نمودار ہو کر اس کو اُن یقینی لذات سے دور ڈالنا چاہے جو دنیا میں اسکو حاصل ہیں اور اس کو ان پیاروں سے علیحدہ کرنا چاہیے جنکو وہ یقیناً بچشم خود ہر روز دیکھتا ہے اور ان مالوں اور ملکوں اور دوستوں سے اس کو دور کرنے لگے جن کو وہ قطعی اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو ایسی حالت میں ممکن نہیں کہ اس کا خیال خدا تعالےٰ کی طرف قائم رہے مگر صرف اس صورت میں کہ جب اس یقین کامل کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی لذات وصال اور اس کے وعدہ جزا و سزا پر بھی ایسا ہی یقین کامل بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اس آخری وقت میں اس درجہ کا یقین جو خیالات دنیوی کی مدافعت کرسکے اس کو حاصل نہ ہو تو یہ امر غالباً اس کے لئے بدخاتمہ کا موجب ہوگا۔ اور یہ بات صرف ملاحظہ مخلوقات سے یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اس طرح پر ثابت ہے کہ مخلوقات کوئی صحیفہ نہیں ہے کہ جس پر نظر ڈال کر انسان یہ لکھا ہوا پڑھ لے کہ ہاں اس مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے اور واقعی خدا موجود ہے اور اسی کی لذت وصال راحت حقیقی ہے اور وہی مطیعوں کو جزا اور نافرمانوں کو سزا دیگا بلکہ مخلوقات کو دیکھکر اور اس عالم کو ایک ترتیب احسن اور ابلغ پر مرتب پا کر فقط قیاسی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مخلوقات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے اور لفظ ہونا چاہیئے اور ہے کے مصداق میں بڑا فرق ہے مفہوم ہونا چاہیئے اس یقین جازم تک نہیں پہنچا سکتا جس تک مفہوم ہے کا پہنچاتا ہے بلکہ اس میں کسی قدر رنگ شک باقی رہ جاتی ہے اور جو شخص کسی امر کی نسبت بطور قیاسی ہونا چاہیئے کہتا ہے اس کے قول کا صرف اس قدر خلاصہ ہے کہ میرے قیاس میں تو یہ نالازم ہے اور آگے مجھے خبر نہیں کہ واقعہ میں بھی یا نہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فقط مخلوقات پر نظر کرنے والے گزرے ہیں وہ نتیجہ نکالنے میں کبھی متفق نہیں ہوئے نہ اب ہیں اور نہ آئندہ ہونا ممکن ہے ہاں اگر آسمان کے کسی گوشہ پر موٹی اور جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہوتا کہ میں ہمیشہ ہوں خدا ہوں جس نے ان چیزوں کو بنایا ہے اور جو نیکوں اور بدوں کو ان کی نیکی اور بدی کا عوض دیگا تو پھر بلاشبہ ملاحظہ مخلوقات سے خدا کے وجود پر اور اس کی جزا سزا پر یقین کامل ہو جایا کرتا اور ایسی حالت میں کچھ ضرور نہ تھا کہ خدا تعالےٰ کوئی اور ذریعہ یقین کامل تک پہنچانے کا پیدا کرتا لیکن اب تو وہ بات نہیں ہے خواہ تم کیسی ہی غور سے زمین آسمان پر نظر ڈالو کہیں اس تحریر کا پتہ نہیں ملیگا۔ صرف اپنا قیاس ہے اور بس اسی جہت سے تمام حکماء اس بات کو قائل ہیں کہ زمین آسمان پر نظر ڈالنے سے وجود باری کی نسبت شہادۃ واقع حاصل نہیں ہوتی۔ صرف ایک شہادۃ قیاسی حاصل ہوتی ہے جسکا مفہوم فقط اس قدر ہے کہ ایک صانع کا وجود چاہیئے اور وہ بھی اس کی نظر میں کہ جو وجود ان چیزوں کا خود بخود ہونا محال سمجھتا ہو۔ لیکن دہریہ کی نظر میں وہ شہادت درست نہیں کیونکہ وہ قدامت عالم کا قائل نہیں اسی بنا پر اس کی یہ تقریر ہے کہ اگر کوئی وجود بے موجد جائز نہیں ہے تو پھر خدا کا وجود بے موجد کیوں جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو پھر انہیں چیزوں کا وجود جن کو کسی نے بنتے ہوئے بچشم خود نہیں دیکھا بے موجد کیوں نہ مانا جاوے اب ہم کہتے ہیں کہ وجود قدیم حضرت باری میں تو ہی دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر نظر کرنے سے واقعی شہادۃ صانع عالم پر پیدا نہیں ہوتی یعنی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ہونا چاہیئے اور اسی وجہ سے امر معرفت صانع عالم کا صرف قیاسی طور سے ویرانہ پر منتہی ہو جاتا ہے چنانچہ ہم اس مطلب کو کسی قدر حاشیہ نمبر ۴ میں بیان کر آئے ہیں جس میں ہم نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عقل صرف موجود ہونے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے خود موجود ہونا ثابت نہیں کرسکتی اور کسی وجود کی ضرورت کا ثابت ہونا شے دیگر ہے اور خود اس وجود ہی کا ثابت ہو جانا یہ اور بات ہے اس کے نزدیک معرفت الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے۔ اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہیں کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی تب کہ جب دہریہ مذہب کی طرف نہ جھک جائے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکماء متقدمین سے صرف قیاسی دلائل کے پابند رہے انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کیں اور صدہا طرح کا اختلاف ڈال کر بغیر تصفیہ کرنے کے گذر گئے اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی ہوا کہ ہزار ہا شکوک اور ظلمتوں میں پڑ کر اکثر ان میں سے دہریئے اور طبعی اور ملحد ہو کر مرے اور فلسفہ کے کاغذوں کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی کیونکہ ایک طرف تو حب دنیا نے انہیں دبائے رکھا اور دوسری طرف انہیں واقعی طور پر معلوم نہ ہوا کہ آگے کیا پیش آنیوالا ہے۔ سو بڑی بیقراری کی حالت میں حق الیقین سے دور اور مہجور رہ کر اس عالم سے انہوں نے سفر کیا اور اس بارہ میں ان کا آپ ہی اقرار ہے کہ ہمارا علم صانع عالم اور دوسرا ور آخرت کی نسبت من حیث الیقین نہیں بلکہ من حیث ما ہو اشبہ ہے یعنی اس قسم کا ادراک ہے کہ جیسے کوئی بغیر اطلاع حقیقت حال کے یوں ہی اٹکل سے ایک چیز کی نسبت کہے کہ اس چیز کی حالت کے یہی لائق ہے کہ ایسی ہو اور اصل میں نہ جانتا ہو کہ ایسی ہے یا نہیں حکیموں نے جس امر کو اپنی رائے میں دیکھا کہ ایسا ہونا مناسب ہے اس کو اپنے گھر میں۔۔۔ تجویز کرلیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی کہے مثلاً زید کا اس وقت ہمارے پاس آنا مناسب ہے آپ ہی دل میں ہار کے ضرور آتا ہوگا اور پھر سوچے کہ زید کا گھوڑے پر ہی آنا لائق ہے اور پھر تصور کرے کہ گھوڑے پر ہی آیا ہوگا ایسا ہی حکیم لوگ مخلوقات پر نظر

مکالمہ

سیاحت کلکتہ میں مجھے ایک شیعہ مولوی سے گفتگو کا اتفاق ہوا وہ مولوی امام باڑہ ہگلی کے سرپرست اور وہاں کے پیش نماز تھے بڑے محدث اور متکلم تھے ایک دفعہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت تذکرہ ہوا جو ذیل میں دلچسپی کے لئے درج ہے بغرض تسہیل قال اقول سے تفہیم کی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

قولہ ۔ حضرۃ عائشہ کی نسبت قرآن کریم صرف ان کو تہمت زنا سے بری ٹھیراتا ہے اور کچھ نہیں ۔

اقول ۔ پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں ۔ الطیبات للطیبین (النور)

قولہ ۔ بیشک خباثت زنا سے وہ پاک ہیں مگر بالکل طیب اور ہر قسم کے گناہ سے پاک نہیں ۔

اقول ۔ کیا آپ اس جگہ کلمہ طیبات کو مخصوص المعنی کرتے ہیں پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں (حتی یمیز الخبیث من الطیب) پھر تمہاری کتابوں میں ۔ دعاؤں میں پنجتن پاک کو بھی طیبین کر کے لکھا ہے پھر اس جگہ بھی مخصوص المعنی ہے ۔

قولہ ۔ چونکہ معاملہ افک زنا کا تھا۔ اسلئے طیبات کہنا برائت زنا کے لئے مخصوص ہوا۔

اقول اصل واقعہ افک کا تو پیچھے گذرا (ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ الخ) یہاں تو خداوند عالم ایک عام معیار پیش کرتا ہے جو اپنے اصلی معنوں میں رسول خدا صلعم اور ان کی ازواج مطہرات اور مومنین معہ ان کی ازواج مومنات سبکو شامل ہے۔ پھر آپکے خیال میں طیبات سے جزئی مخصوصی طہارت کس طرح ثابت ہوتی ہے کیا ۔ طیبون جو تذکیر کے لئے آیا ہے بالمقابل طیبات کے وہ بھی مخصوص المعنی ہوگا اور حضرت رسول کریم صلعم کی طرف اس کا اسناد بھی مخصوص ہوگا ۔

دوم ۔ الخبیثات للخبیثین بھی جزئی مخصوصی خباثت میں منحصر ہوگی ۔

سویم ۔ اسی سورۃ میں پہلے مذکور ہو چکا ۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ الخ پھر دوبارہ ذکر کی علت کیا ہے دوسرے الفاظ میں ۔

قولہ رسول کریم صلعم تو ہر بات میں طیب تھے مگر عائشہ نہ تھی کیونکہ اس کی طہارت نہ منصوص ہے ۔ اور نہ مجمع علیہ امت ۔

اقول مولوی صاحب اس جگہ جو الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہیں وہ تو متحد المعنی ہیں یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں اور ایک ہی معنی میں موضوع ہیں صرف تذکیر اور تانیث کا فرق ہے پھر ایک کو کامل طیب اور دوسرے کو جزء الطیب مراد لینا کیسے ۔ حضرت عائشہ کے تطہیر اور عصمت پر ایک یہی آیت اور دوسری آیت تطہیر اور تیسری آیت یا نساء النبی لستن کاحد من النساء نص میں ہے اور یہاں اجماع سے بحث نہیں ہے قرآن سے بحث ہے ۔

قولہ ۔ اگر طیب ہو بھی گئی تو کیا پیچھے گناہ کیا اور مستحق دوزخ ہوئی بلکہ طہارت بھی زائل ۔

اقول ۔ وہ کیوں ۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم جو اسی آیت کے بعد واقع ہے اس کے کیا معنی ہیں ۔ یہ کلمہ تو اس کی عاقبت محمود کی خبر دیتے ہیں اور ان سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے لاغیر اور خدا نے تو طیبین کو بشارۃ جنت کا معًا وعدہ دیا ہے الذین تتوفیٰہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (نحل)

قولہ یہ بشارۃ صرف بنا کے لئے ہے کیونکہ اس پر علی مرتضیٰ علیہ السلام نے حد جاری نہیں فرمائی حضرت صاحب الامر حد جاری کریں گے اور رزق کریم یہ کہ سفت بلا محنت تنخواہ اس کو ملتی تھی اور علی مرتضیٰ علیہ السلام نے تو حضرت عائشہ کو طلاق بھی دیدیا تھا بجائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ۔

اقول ۔ مولویصاحب آیات ذیل کے کیا معنے ہیں اولئک مومنین حقا لہم مغفرۃ و رزق کریم (انفال)

لہم درجات عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم ۔ (انفال) لہم مغفرۃ و رزق کریم (الحج)

فبشرہ بمغفرۃ و اجر کریم (یٰسٓ) اور نیز دیکھو تفاسیر شیعہ زیر آیات بالا وہ کیا لکھتے ہیں کیا وہ مغفرۃ اور رزق کریم سے اس دنیا کا آرام مراد لیتے ہیں یا عقبیٰ اور یوم آخرت کا سب مفسرین شیعہ اس سے مراد بہشت اور نعماء خلد لیتے ہیں (عمدۃ البیان) صفحہ ۳۹۷ و ۴۰۸ پھر کیا حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت اگر کوئی آیت ہیچ قسم قرآن کریم میں مذکور ہو تو اس کے اور معنے ہو جاویں گے ۔ استغفر اللہ ۔ استغفر اللہ کس قدر تعصب سے دل سیاہ ہو گئے ہیں ہاں یہ تو فرمایئے کہ صاحب الامر کس طرح حد جاری کریں گے کیا کوئی قاعدہ قرآن کریم میں ایسا بھی ہے کہ گناہ ایک امام کے وقت میں صادر ہوا ۔ اور اس امام نے اس کو سزا نہ دی تو دوسرے ہزار سال کے بعد آخری امام آکر سزا دیں ۔ پھر کیا وہی امام شیعان جو عائشہ کے خوف سے فرار غار میں وہ کیسے سزا دیں گے سالیکہ نکو از بہار ش...... پیداست ۔ مولانا یہ طلاق کیسے کیا بیٹا ماں کو طلاق دے سکتا ہے ۔ اور اس قسم طلاق کا ذکر قرآن میں کہاں ہے ۔

قولہ علی مرتضیٰ سے وہ لڑائی تھی جو نفس رسول تھا اس لئے وہ مومنہ نہیں بلکہ مستحق لعنت ہے ۔

اقول ۔ اس کا جواب حسب ذیل ہے ۔

(۱) اگر حضرت عائشہ نفس رسول سے لڑائی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام ماں سے لڑا وازواجہ امہاتہم

(۲) حضرت عائشہ بھی نفس رسول ہے (لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا الخ) اس میں حضرۃ عائشہ کو نفس مومنین کہا گیا ہے پھر رسول خدا صلعم اول المومنین ہیں حضرۃ عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی ۔ دوسری صورت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا افراد مومنین میں داخل ہیں پھر عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی اور وہ نفس رسول ہے پس عائشہ بھی نفس رسول ہوئی (دیکھو اقلیدس کا اصل نمبر) تیسری صورت لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس عمومیت حکم میں عائشہ بھی داخل ہے ۔

(۳) نفس کا اطلاق محاورہ قرآن مجید میں خویش و اقارب ۔ قوم ۔ نزدیکی ۔ گھر والوں پر بھی آیا ہے جعل لکم من انفسکم ازواجا و لا تخرجوا انفسکم من دیارکم فسلموا علی انفسکم ۔ بعث فیہم رسولا من انفسہم ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم ۔ پھر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہونے میں کس کو انکار ہے ۔

(۴) بعد فیصلہ جنگ علی مرتضیٰ نے اسکو باعزاز تمام مدینہ بھیجدیا اور درحقیقت مولا مشکلکشا کا یہ فعل اور سلوک اپنی ماں سے قابل قدر ہے اور مسلمات شیعہ کے ابطال پر وجدانی عملی دلیل جس کا معقول جواب اہل تشیع کے پاس قطعًا نہیں ہاں چند طفل تسلی تاویلیں ہوں تو کیا اس فعلی دلیل نے اہلاک مذہب تشیع کے لئے مہر لگا دی ہے

(۵) باوجود دسترس اور کامل قدرت کے علی مرتضیٰ کا طرز عمل یہ جبکہ عائشہ زندہ موجود تھی اور تمہارا سلوک یہ کہ باوجودیکہ تمہاری ماں ہے اور مومنہ ماں ہے اور فوت بھی ہو چکی پس غور کرو ۔ ایک تو مومنہ ماں پر لعنت بھیجتے ہو اور بیشک کتاب مجید نے اس کو مومنات میں داخل کر کے شمار کیا ہے الذین یرمون المحصنات الغفلات المومنات یہ قرآن سے مخالفت ہوئی دوسری اتباع کا دعویٰ اور اس کے نقش قدم پر چلنا اس نے باوجود اس کے کہ حضرت عائشہ نے اس کے بالمقابل تلوار نکالی قابو پا کر عزت کی یا خلاف اعراض کیا اور تمہارا یہ عمل کہ اس پر جو مر چکی ہے لعنت بھیجتے ہو فعل علی سے مخالفت دوسری ہوئی ۔

(۶) آیت الذین یرمون المحصنات میں ایک اور پیشگوئی

یہی ہے یعنی پہلی تہمت اسپر زنا کی لگائی گئی۔ اس پر بھی لعنت کی گئی اور اب تہمت دوسری شیعون نے لگائی کہ وہ مومنہ نہین ہے اس لئے انپر بھی لعنت ہے غور کرو یرمون اور دیگر الفاظ آیت پر فتدبر۔

اس کے بعد مولوی صاحب ساکت ہو گئے درمیانی آیت تطہیر پر بھی انہون نے بحث کی تھی انشاء اللہ اس کو علیحدہ پھر لکھونگا یہان پر درج کرنا نہین چاہتا۔

(نذر علی از پشاور)

میر بھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

مین البدر کے معزز ناظرین کا بہت ہی ممنون ہون جنہون نے شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تاکید کی ہے مین بلا کسی تحریک کے اس خدمت کے لئے حاضر تھا اور ہون صرف اس بات کی انتظار مین تھا کہ میری اگلی نوشتی کا میرٹھ سے کیا جواب نکلتا ہے کیونکہ مین نے تمام علمی اعتراضون کا جواب دیکر اتمام حجت کر دیا وہاں کی صدائے برخاست والا مضمون ہے جس سے صاف کھل گیا کہ ان لوگون کو تحقیق منظور نہین بلکہ محض تمسخر و استہزاء مطلوب ہے یا حسرة علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانو بہ یستہزءون۔ شحنہ ہند کا ایڈیٹر ایک طرف حضرة مرزا صاحب سے اس لئے مخالفت ظاہر کرتا ہے کہ ان پر قرآن کریم کی آیات کیون نازل ہوتی ہین اور وہ کیون الہام کے مدعی ہین حالانکہ یہ دروازہ بالکل بند ہو چکا دوسری طرف خود اپنے الہام بعض آیات قرآنی ہین۔ بھلا کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ یہ کیا انصاف ہے تعجب ہے کہ شحنہ ہند کے ناظرین ایسے بھولے ہین کہ بالکل نہین سمجھتے اور اس سے سوال نہین کرتے کہ تم پر کیون آیات قرآنی نازل ہوتی ہین۔ اور کیا وجہ ہے کہ تمہین شریک نبوت نہ ٹھیرایا جاوے پھر دوسرا اعتراض اسکا یہ ہے کہ حضرة مرزا صاحب پیشگوئی کر کے عالم الغیب ہونیکا دعوی کرتے ہین حالانکہ یہ خود بھی پیشگوئی کرتا ہے اور پھر بڑے زور سے۔ چنانچہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے ضمیمے مین لکھا ہے "ہم پھر علی الاعلان پیشگوئی کرتے ہین کہ مقدمات متذکرہ حسب مراد فیصل نہ ہون گے۔" اس کا کذب کچھ تو ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ آئندہ بفضلہ تعالے ہو جاویگا مگر یہ پیشگوئی کیسی؟ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ ۸ دسمبر کے پرچے مین لکھتا ہے کہ "ہم کو تو غیب دانی اور پیشگوئی کا دعوی نہین ہے۔" اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر پیشگوئی کیون کرتے ہو؟ پھر ایک اور افترا کیا ہے اور بہتان باندھتے ہوئے مطلق خدا کا خوف نہین کیا "مرزا جی ہر سال پیشگوئی کرتے ہین کہ ضمیمہ بند ہو جاویگا" لاحول ولا قوة حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کو کیا ضرورت ہے کہ ضمیمہ کے لئے پیشگوئی کرین یا اس کے بند ہو جانے کی دعا کرین وہ اس سید المعصومین خاتم الخلفاء کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے ہان اگر کچھ نقصان کرتا ہے تو اپنا ہی مین جہان تک مجھے معلوم ہے کہ سکتا ہون کہ حضرة مرزا صاحب کی محفل مبارک مین تو ضمیمہ کا کبھی ذکر بھی نہین ہوا بلکہ ہم احمدی تو ضمیمہ کے جاری رہنے پر خوش ہین۔ کیونکہ اس سے فریقین کے اخلاق کا موازنہ کر سکنے کا موقعہ حق جو طبائع کو ملتا ہے جب تک رات نہو دن کی کیا قدر ہو سکتی ہے ہماری احمدی بھائی جہان ضمیمہ آتا ہو وہان ضرور البدر کا پرچہ پہونچانے کی کوشش بھی کیا کرین تا کہ ان کو معلوم ہو کہ تقوی اور احسان کی راہون پر قدم مارنے والی... کونسی جماعت ہے کیونکہ برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس مین ہو مگر افسوس تو یہ ہے کہ شحنہ ہند اس کی پیش بندی پہلے ہی کر رہا ہے وہ نصیحت کیا کرتا ہے کہ دیکھو مرزائیون سے وفات مسیح کے متعلق بحث مت کرنا یہ صرف اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ کوئی شخص احمدیون سے اس بحث مین جیت نہین سکتا اب اس نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ مرزائیون سے ملاقات نہ رکھین اور جو کچھ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھین۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ شاید ہمارا اپول نہ ظاہر ہو۔ مگر کیا وہ باوجود اس قدر بندشون کے سعید روحون کو مسیح موعود کے آستانے پر گرنے سے روک سکتا ہے ہرگز نہین واللہ متم نورہ الجنس یمیل الی الجنس شحنہ ہند کو بعض نامہ نگار بھی ایسے ہی ملے ہین جو کہ تمسخر واستہزاء اور گالیان دینے مین اپنا مد مقابل نہین رکھتے اور واقعی ہم ان کے مقابلے مین ہار مان لینے کو طیار ہین۔ یکم فروری کے ضمیمے مین دو نظمین چھپی ہین ان مین تہذیب کا خون کرنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا گیا افسوس کہ مین اس کا ایک شعر بھی نقل نہین کر سکتا۔ کیا یہی شیوہ ایمانداری و اتقا ہے! کیا یہی حیا و شرم کا تقاضا ہے استغفر اللہ۔!

شحنہ ہند کے ایڈیٹر مدعی تو ہین مجدد السنہ مشرقیہ ہونے کے! مگر یہ نہین بتاتے کہ آپکے ظہور کی خبر کونسی حدیث مین تھی! یا خود ساختہ خطاب ہے زیادہ سے زیادہ آپ کوئی قدرت دکھا کر موجد بن سکتے تھے! نہ کہ مجدد اور پھر السنہ مشرقیہ کی جن ایک ہا ہی خواہ پوری طور سے فارسی و عربی کے محاورات جدیدہ سے بھی آگاہ نہ ہون۔ حضور والا نے ایک کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ کتاب تو جس پایہ کی ہے وہ مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کے مولف کو عبارت لکھنے کا بھی سلیقہ نہین۔ اور خود ہی اپنی تردید آپ کرتے ہین مگر اسپر علم و فضیلت کے مدعی اور کہتے ہین دیکھا تم نے کیسا دندان شکن جواب دیا ہمارے میرٹھی بھائی اس کتاب کو دیکھکر ضرور ہنستے ہون گے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کے معنے خلاصة التفاسیر سے لکھا ہے پھر جب وفات دی تو نے مجھے تھا تو محافظ ان پر پھر آگے چل کے لکھتا ہے یعنی جب تو نے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پھر تو ہی نگہبان تھا۔ اتنا خیال نہین کیا وفات کے معنے آسمان پر بلانے کے ہین! اس کا ریویو پڑھیے تحمالک یا من انزل علینا الخ اور پھر اگلا فقرہ ہے و تصلے علی من ارسل الینا۔ تقابل کا خیال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خدا پر درود پڑھنے شروع کر دیا ہے اور پھر اس کے ساتھ النبی الامی کا شوشہ جس کی صفت ہے حسنہ الصبیح۔ اب تقاضائے بلاغت تو یہ تھا کہ نبی کو امی کہا تو اس کے علم و عرفان کا ذکر کرتا۔ مگر نہین قافیے کی رعایت کا خیال ایسا دوڑا کہ حسن کی تعریف بے موقعہ لے دوڑے۔ اس کے بعد پھر خدا کی صفت شروع کر دی ہے سیدنا ابن مریم المسیح حالانکہ اپنے رسول کریم صلعم کے ساتھ سیدنا لکھنا ضروری نہین سمجھا نجی من القتل والصلب القبیح۔ گویا قتل تو بہتر تھا صلب قبیح ... تھا۔ یا محض رعایت سجع فرحًا لک' کیون نہ ہو آخر بڑے دور سے مسافت طے کر کے جو آئے ہین بینت بناء رفیعا الذی باز او مولنہ و جبروتہ بناء کی صفت صولت و جبروت سے ایجاد شدہ سے کم نہین۔ تنزلزل وانھدم دیارا یہ دیارا بے معنے وارد۔ کیا لازم فعل کا بھی مفعول ہوتا ہے۔ پھر کامنہ عمارتہ المبیتہ لکھا ہے یہ لا ضمیر راجع ہے دیار کی طرف جو دار کی جمع ہے سبحان اللہ۔ المحل ثبت شبیعا یہ غنیتا بھی عمارت کی صفت ہے سچ فرمایا پھر لکھتے ہین وسنت خاتم المرسلین الذین شانہ لا نبی بعدی یہ الذین بھی برمحل فرمایا خیر یہ ایک سرسری نظر ہے باوجود اسکے ہم ذاتی ادعائے مجددیت ہے ہم انشاء اللہ تعالی اب پھر ضمیمہ کے جواب کا سلسلہ شروع کرنے والے ہین۔

(احمدی گجراتی)

لوٹ۔ چونکہ خاکسار ایڈیٹر ایک ضروری کام کے لئے قریب ایک ہفتہ کے قادیان سے باہر رہا ہے اس لئے اخبار ۸ صفحہ پر ملا ہے کسی

خبرین

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہر چند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالبًا یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فروگذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۴۳ ہزار روپیہ کی ڈگری کی گئی ہے جو پانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۴۳ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہو گی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پھر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایکدرجن سے کم نہ ہون گی ✦

ٹرنسوال مین طاعون ۔ ٹرنسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۱۰ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیون کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوین گے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوین گے۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ✦

طاعون کی ترقی ۔ ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۷ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۱ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۱۷۲ فوتیان بمقابلہ ۱۳۶۴۴ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۰۵۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۸۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۹۷ بمقابلہ ۴۳۸۸ کے۔ ممالک وسطی مین ۴۲۸۰ بمقابلہ ۴۲۲۹ کے وسط ہند مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳۳ بمقابلہ ۶۲۱ کے کشمیر مین ۵۲۶ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچھلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی تنخواہ یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی۔ مسٹر آر ایچ ہادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر ہادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا ✦

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ - شاہ پور مین ۸۲۱ ✦

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲ لاکھ ۹۰ ہزار نو سو روپیہ تھی۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈسٹوبلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کے مابین سر دست جو خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہو کر اس فرض کو ادا کرین گے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد و افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر منصور ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ✦

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہو گئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کرنے مین جد و کوشش کرین حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تو دل سے اس واقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود دفع ہو جاوے گی ✦

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بطور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری تحریکون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ✦

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ✦

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ✦

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی ✦

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نہ کر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑہ کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا ہے دہ لاکھ...

نول سپچ زیر طبع ہے۔ سراج النہار دنیا مین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ہے علاوہ محصولڈاک ✦ برادران احمدیہ سے التماس۔ سید عبد المحی صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

فہرست مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنہوں نے طاعون کے سبب سے بذریعہ خطوط بیعت کی

ساکن شبہ معماران شہر سیالکوٹ
شاہ بیگم زوجہ دیوان شاہ صاحب
زینب بی بی والدہ " "
رضیہ بیگم دختر " "
رقیہ بیگم دختر " "
محمد بی بی زوجہ چراغ سید بخاری
دختر چراغ سید
محمد نوید ولد چراغ شاہ
علی جعفر ولد چراغ شاہ
نذیر بیگم دختر چراغ شاہ
جنت بی بی زوجہ خیر علی شاہ احمدی

ساکن گھنو کے ضلع سیالکوٹ
میاں عطردین ولد الٰہی بخش
محمد دین ولد احمد
نتھا ولد کریم بخش
علی محمد " "
غلام محمد نتھے خان
شہاب الدین ولد بہولا
محمد دین ولد اللہ دتا
محمد خان ولد فتح محمد
الٰہی کرم الٰہی ولد علی محمد ساکن قلعہ صوبا سنگھ
عمرالدین ولد قادر بخش " "
اللہ رکھا ولد غلام کشمیری " "
عبدالحق " غلام محمد " "
اللہ دتا ولد جواہر گھٹیالیاں
مولا داد ولد شاہ محمد بکنہ بہوڈی
الٰہ بخش ولد حیون ساکن گھنو کے
دولو " بوٹا " "
کریم بخش " حکم الدین " "
بنی بخش " بوٹا " "
امام الدین " الٰہی بخش " "
محمد بی بی بنت دولت " "
سہاگن زوجہ شمس الدین " "

سردار ولد وطو ساکن گھنوکے
سر بلند " جلال الدین "
شہاب الدین فضل "
غلام محمد " حاکم "
شاب ولد بہولا "
چوغطہ عمر بخش "
وزیرا ولد " "
پیراندتا ولد رحیم بخش "
پیراندتا ولد جیون
حافظ صوبا ولد فضل دین "
خیرالدین صاحب "
شادی ولد روڈا "
بوٹا ولد نتھا "
نواب الدین ولد علم الدین
علی گوہر ولد سرزا وار
امتا " احمد یار
میاں فضل دین ولد دتا
الٰہی بخش ولد فضل دین "
محمدو ولد بڈیا۔ دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
علی گوہر ولد منگل تونڈی
نبی بخش ولد دولو بہینی
نورو ولد نادر سنام
بدرالدین مالیر کوٹلہ
شیر و بہینی
قادر دین سندھی غلگا
نواب ولد کیسر
کبیر خان۔
فتح دین
جانی شاہ پور دسوہا
علی محمد ولد لیکڑ اٹھوال گورداسپور
عبدالجلیل ولد قدرت خان قادیان
اہلیہ اللہ دتا ریاست چنگو جہلم
محمد دین ولد قادر بخش سنگوئی

عبدالکریم ولد میاں محمد دین چکوال
برکت علی ننھو غلام نبی
امام الدین ولد خدا یار باسی والہ ملکیٹ
عبداللطیف اور سیر امین پور
محمد حسین ولد محمد غوث ترپی
فضل داد ولد ولایت
عبدالسلام سہارنپور
محمد سالم انیری ضلع منٹگمری
اللہ دتا ولد مراد بخش ڈہولن سیالکوٹ
امام الدین
ماجیا
فضل دین ولد نتھا سانگر
محمد دین فضل دین
احمد دین ولد محمد رمضان "
ضلع سیالکوٹ

نقل چٹھی جو ایک فوجی افسر صاحب کی طرف سے مرحوم رحمت علی صاحب کو ان کے حسن خدمات کے اعتراف میں لکھی گئی تھی

Camp Burao
6th Aug. '03

Hospital Assistant Rahmat Ali served with the Punjab Mounted Infantry from Nov. '02 to July 1903 and I have great pleasure in acknowledging his services. He has given every satisfaction. His tact has endeared him to the men and we officers have always had the highest opinion of him and we are sorry to lose him.

He has had a long time knocking about in these parts and deserved a well-earned rest. He is anxious to get Civil appointment, and I trust will succeed and I confidently recommend him to His Majesty's Consul-General

(Sd) G.W. Rawlins
late Comdt. P.M.I.

True Copy
Mumtaz Ali Khan
B/69 Native Field Hospital
2nd. Brigade
Somali Land Fd. Force.
Via Aden & Berbera.

ترجمہ

کیمپ بوراؤ
۱۲۔ اگست ۱۹۰۳ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر ۱۹۰۲ء سے جولائی ۱۹۰۳ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دے چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم افسرین اس کی نسبت ایک اعلیٰ حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں۔

وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جاوے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے وہ کسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔

دستخط۔ جی۔ ڈبلیو۔ رالنس
مینیجر
سابق کمانڈنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری